اسے بیچ کر خرچ کیا جاسکتا ہے ۔

سوال (۱) مسجد کا چندہ ایک تاجر کو تجارت میں لگانے کے لئے اس شرط پر دیا گیا کہ سال کے بعد دگنی رقم دے گا۔ کیا یہ سود تو نہیں؟

الجواب :(۱) یہ واضح طور پر سود ہے اور بحکم کل قرض جر نفعا فھو ربا حرام ہے ۔

(۲) مسجد کا چندہ اگر کافی جمع ہو اور اس سے تجارت کی جائے تو کیسا ہے؟ کس قسم کی تجارت اس سے جائز ہے؟

(۲) تجارت میں چندہ لگانا درست ہے کہ اس میں مسجد کا فائدہ ہے تا کہ ارتکاز دولت بھی نہ ہو اور مسجد کی آمدن میں بھی اضافہ ہو۔

ضروری ہے کہ ایسی تجارت میں یہ سرمایہ لگایا جائے جو حلال ہو۔ حرام تجارت جیسے شراب وخنزیر کی کہ حرام ہے نہ کی جائے۔ اسی طرح اسٹاک ایکسچینج وغیرہ میں یہ سرمایہ نہ لگایا جائے ۔

سوال: بدمذہب، رافضی وخارجی اور مشرک کا پیسہ مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین..

اگر کسی گمراہ فرقہ کے شخص نے مسلمانوں کو کچھ سرمایہ بطور عطیہ وہدیہ دیا تو مسلمانوں کے لئے لینا درست ہے اور اسے مسجد میں صرف کیا جاسکتا ہے جیسا کہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ:

ومصرف ھدیتھم للامام فی مصالحنا کبناء قنطرة وجسر، جائز، کما ورد فی کفایة العلمآء و در مختار بالاختصار.

فتاوی مولوی عبدالحی میں جلد سوم میں ھے کہ 'قبول صلہ از نصارے ویہود کہ مشعر بر توہین اسلام نباشد جائز است"

اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کا ہدیہ قبول کرنا درست اور اسے مصالح اہل اسلام میں خرچ کرنا درست ہے اور مسجد مصالح اہل اسلام میں سے ہے'۔